

ظفر وارک قاسمی *

اسلام کا معاشی نظام عہد حاضر کے تناظر میں

اسلام ایک سچا مذہب ہے۔ زندگی کے تمام شعبوں پر اسلامی تعلیمات موجود ہیں اگر دنیائے انسانیت اسلام کی روشن تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے تو یقیناً امت محمدیہ کامیابی و کامرانی کی معراج حاصل کر لے گی انسان کا سب سے بڑا حق جینے کا ہے اور اس بنیادی حق کو باقی رکھنے کے لیے لازمی طور پر معاش کی ضرورت پڑتی ہے اس سلسلے میں اسلام نے مثبت طور پر حلال رزق کی جدوجہد کی ترغیب دی ہے اور اسے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ محمد ﷺ نے فرمایا جب تم فجر کی نماز پڑھ لو تو اپنی روزی کی تلاش سے غافل ہو کر سوتے نہ رہو۔ قرآن میں ارشاد ہے:

وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا (القصص آیت نمبر ۷۷)

”یعنی دنیا سے اپنا حصہ نہ بھولو“ محمد ﷺ نے کسب حلال کو ”فربہ بعد الفربہ“ قرار دیا ہے۔ محمد ﷺ نے ایک صحابی کو دیکھا جو خستہ حال تھے آپ نے ان سے دریافت کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ انھوں نے بتایا دو درہم ہیں آپ ﷺ نے ان سے ایک درہم کی کلہاڑی خریدی اور اسے لکڑیاں کاٹنے پر مامور کیا۔ اس طرح آپ ﷺ نے محنت کرنے کی ترغیب دلائی مذکورہ شواہد کی روشنی میں یہ بات کہیں جاسکتی ہے کہ اسلام نے کسب حلال پر خاص توجہ مبذول کرائی ہے اور محنت و مشقت برداشت کر کے رزق حلال کی کوشش کرنی چاہیے آج ہمارے معاشرے میں محنت اور صنعت و حرفت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے کسب مال کی ہر جائز و ناجائز شکل اختیار کیے ہوئے ہیں جس سے معاشرے میں فاسد عناصر کا بول بالا ہے، جب کہ صنعت و حرفت کے ذریعہ سے روزی کی تکمیل ہر انسان پر فرض کفایہ ہے۔ اور بعض گناہوں کا کفارہ۔ روزی کمانے میں مغموم متکرر ہنا۔ ۲

آپ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص دنیا کو جائز طریقے سے حاصل کرتا ہے کہ سوال سے بچنے اور اہل و عیال کی کفالت کرے اور ہمسایہ کی مدد کرے تو قیامت کے دن جب وہ اٹھے گا تو اس کا چہرہ جو دھوپ کے چاند کی طرح روشن ہوگا۔ ۳

اسلامی فقہ میں معاشی جدوجہد کو فرض عین اور پیداوار کو فروغ دینے کی کوشش کو فرض کفایہ قرار دیا ہے۔

”رد المحتار علی الدر المختار میں ہے کہ ضروری صنعتوں کا قیام فرض کفایہ میں ہے۔ شیخ الاسلام امام تقی الدین احمد ابن تیمیہ

نے اور اس سلسلے میں مختلف فقہانے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ ان صنعتوں کا قیام فرض کفایہ میں سے ہے۔ اس لیے کہ معاش کی تکمیل ان کے بغیر ممکن نہیں۔ اگر ہم دنیا کے افق پر اس سلسلے میں طائرانہ نظر ڈالتے ہیں تو مسلم ممالک میں عالمی پیمانہ پر کوئی صنعت نہیں ہے جس سے مسلمانوں کی معاشی حالت مستحکم ہو۔ آج جتنی بھی صنعتیں ہیں ان سب پر حکمرانی یورپ کی ہے جس کی وجہ سے وہ معاشی طور پر خامے مضبوط ہیں۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی ان تعلیمات کو اڈر حنا بچھوٹا بنایا جائے تاکہ دین و دنیا دونوں میں کامیابی حاصل ہو۔

اسلامی معاشیات کا ایک اساسی اصول یہ ہے کہ تمام انسانوں کے لیے معاشی سہولتیں فراہم کی جائیں، قدرت کے ودیعت کردہ رسال کو ترقی دیکھائے، رزق کے مخزنوں کو چند ہاتھوں میں اس طرح مرکوز نہ ہونے دیا جائے کہ دوسروں پر اس کے دروازے بند ہو جائیں اسلام کے معاشی نظام کے مثبت معاشی مقاصد میں غربت کا انسداد اور تمام انسانوں کو معاشی جدوجہد کے مساوی مواقع فراہم کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام سب کو حصول رزق کے مواقع عطا کرنے اور مثبت طور پر ایسی حکمت عملیاں بنانے کی تاکید کرتا ہے۔ جس سے غربت و افلاس ختم ہو اور انسانوں کی بنیادی ضروریات لازماً حاصل ہو۔ اسلام محض افلاس، غربت، معیار زندگی کے گرنے کے خطرات اور قلت وسائل کے غوغا سے انسان کشی اور نسل کشی کی پالیسی کی اجازت نہیں دیتا اس سلسلے میں قرآن مجید نے واضح طور پر تنبیہ بیان فرمائی ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِلَيْكُمْ إِنَّا قَتَلُهُمْ حَتَّىٰ خِطُّهُ أَكْبَرًا (نہی)

اسرائیل (۳۱)

اور تم اپنی اولاد کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم ہی ان کو رزق دیتے ہیں اور تو م کو بھی، ان کا مارنا بڑی خطا ہے۔ محمد ﷺ نے اہل ثروت کو حکم دیا کہ وہ مرغیاں پالیں تاکہ فراخی حاصل کریں۔ ۵۔ اسلام کا مزاج مغرب کی تمام معاشی تحریکات سے منفرد اور جداگانہ ہے وہ ہر فرد اور پوری امت کی توجہ کو معاشی وسائل کی ترقی اور پیداواری امکانات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے میں مرکوز کرتا ہے۔ معاشرت میں انصاف اور آزادی کے قیام کے ساتھ ساتھ غربت و افلاس کا انسداد کر کے بہتر معاشی زندگی کا قیام ممکن بناتا ہے۔ قرآن کریم اور حدیث میں رزق حلال کی جتنی اہمیت بیان کی گئی ہے وہ اس امر کو ثابت کرتی ہے کہ اسلام کے معاشی نظام صرف جائز اور حلال رزق کے فروغ کے مساعی ہوں گے۔

ارشاد الہی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (البقرہ: ۱۶۸)

”اے لوگو جو چیزیں زمین میں موجود ہیں ان میں حلال اور پاک چیزیں کھاؤ۔“

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

ما اكل احد طعما ما لقط خيرا من ان ياكل من عمل يديه وان نبى الله داؤد عليه اسلام

کان بما کلن من عمل یدیه ۱۔ کسی نے بھی اپنے ہاتھ کے کمائے ہوئے عمل سے زیادہ بہتر طعام نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤدؑ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے اسلام نے معاشی جدوجہد کو حلال و حرام کا پابند کیا ہے یہ ایک ایسا سچا اصول ہے جس سے دور جدید کی معاشیات قطعاً نا آشنا ہے۔ اسلامی معیشت میں صرف کی بکثیر کی جگہ اس کے انسب سطح کا حصول پیش نظر رہتا ہے اور ایک حقیقی تلافی معیشت ظہور میں آتی ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ایک حرمت ربوہ ہے جو معاشی نظام کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اسلام میں سود کو اس کی ہر شکل میں حرام قرار دیا ہے اور اس کے لینے والے کو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف اعلان جنگ قرار دیا ہے قرآن میں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ مَضَاعَفَةً وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (آل عمران-۱۳۰)

اے ایمان والوں سود مت کھاؤ دو نے پر دو تا اور ڈرو اللہ سے تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ ایک حدیث میں رسول ﷺ نے سود کھانے والے پر سود لکھنے والے پر۔ سود کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور سب کو برابر قرار دیا ہے۔ بے اسلام میں سود کی ممانعت محض اخلاقی بنیادوں پر نہیں، بلکہ اس کے خطرناک اقتصادی، سماجی اور سیاسی مضمرات کی بنا پر بھی ہے۔ دور جدید میں کتنے افراد ایسے ہیں جو سودی کاروبار کر رہے ہیں جس سے معاشرہ کی اور سماج کی معاشی صورت حال بد سے بدتر ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اس لیے ایسے افراد کو ضروری ہے کہ اسلام کی ان روشن ہدایات پر عمل کریں اگر انھیں اپنے معاشی وجود کو استحکام بخشا ہے تو اس خطرناک صورت سے بچنے کے لیے طریقہ یہ ہے کہ مختلف ملکوں اور شہروں میں اسلامی بینکنگ کا نفاذ عمل آچکا ہے ہمیں چاہیے کہ ان سے رجوع کریں اور اپنے معاشی مسائل کو حل کریں۔

اسلام نے تجارت اخلاقیات کا ایک ضابطہ پیش کیا ہے تجارتی لین دین دلوں اور خدا ترس کے جذبات کو فروغ دیتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ بَحَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ (النساء: ۲۹)

:..... اے ایمان والو! اپنے اموال کو آپس میں باطل کی راہ سے نہ کھاؤ، بلکہ باہمی رضامندی کے ساتھ تجارت کی راہ سے نفع حاصل کرو۔ اسلام نے معیشت کے ان تمام ذرائع کو ممنوع قرار دیا ہے جو ظلم و زیادتی اور دوسروں کی حق تلفی پر منحصر ہو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”امانت دار تاجروں کا مشر صدیقوں اور شہداء کیساتھ ہوگا“ ۱

آجر اور مزدور کے تعلقات کے ضمن میں قرآن پاک نے مزدور کی صفات طاقت ور اور امانت دار بتائی ہیں۔ ارشاد ہانی ہے: قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ (القصص: ۲۳)

”..... ان دو لڑکیوں میں ایک نے کہا کہ: اے میرے باپ! آپ اسے مزدوری میں رکھ لو“ بے شک جنہیں

تم مزدور بناؤ ان میں وہی بہتر ہے جو طاقت ور اور امانت دار ہو“ حضور ﷺ نے فرمایا ”تمن شخص ایسے ہیں کہ میں قیامت کے دن ان کا دشمن ہوں گا، ان میں سے ایک شخص وہ ہے جو کسی مزدور کو اجرت پر لے پھر اس سے پورا کام لے اور

اجرت نہ دے“ ۲۔

حضور ﷺ نے فرمایا ”مزدور کو مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دی جائے۔“ ۱۰

تجارت کے سلسلے میں اسلام باہمی آزاد رضا مندی کی تلقین کرتا ہے، تجارت کی بنیاد تعاون باہمی پر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دیانت، جائز اور مباح کی تجارت ذخیرہ اندوزی کی ممانعت، اسراف کی بندش بھی عائد کرتا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ (الاعراف: ۳۱)

”..... کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو اللہ تعالیٰ مسرفین کو پسند نہیں کرتا ہے۔“ اسلام دولت کے ارتکاز کو پسند نہیں کرتا اسلام نے اس بات کا انصرام کیا ہے کہ مختلف معاشرتی، ادارتی قانونی اور اخلاقی تدابیر سے دولت کی تقسیم زیادہ سے زیادہ منصفانہ ہو اور پورے معاشرے میں گردش کرے۔ ارشاد باری ہے

كُنْى لَا يَمْكُونُ ذُوْلَةُ بَيْنٍ الْاَغْنِيَاءُ مِنْكُمْ (الحشر: ۷)

”..... ایسا نہ ہو کہ یہ مال و دولت تمہارے دولت مندوں ہی میں گردش کرتا رہے۔“

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”السمو المال بین الفرائض علی کتاب اللہ۔“ ۱۱

اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق اپنا مال ان لوگوں میں تقسیم کرو جن کا حق مقرر کیا گیا ہے۔

۲: مَا آتَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ وَالرَّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصْلُحُونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يَنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارٍ جَهَنَّمَ تَتَكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُقُوا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبة: ۳۴-۳۵)

”..... اے ایمان والو اور جو لوگ سونا اور چاندی کا ڈھ کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں اس کو خرچ نہیں کرتے ہیں ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دے۔ جس دن دوزخ کی آگ دھکائیں گے اس مال پر پھر اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور ٹانگیں داغیں گے (کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے گاڑ کر رکھا تھا۔ اپنے واسطے، اب مڑا چکے ہو اپنے گاڑنے کا۔“ ہنگامی ضرورت کے وقت لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ جو کچھ انھوں نے اپنی ضرورت کے لیے رکھا ہے۔ اس میں سے بھی حسب ضرورت عطیہ دیں جسے صدقات کہتے ہیں، یہ بھی نظام مملکت کے تابع ہوگا ارشاد باری ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَلَاةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (توبہ: ۱۰۳)

”..... لے ان کے مال میں سے زکوٰۃ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور

دعا دے ان کو بے شک تیری دعا ان کے لیے تسکین ہے اور اللہ سب کچھ سننا اور جانتا ہے۔“

قرآن پاک اس بات کی سخت مذمت کرتا ہے کہ انسان جائز طریقوں سے حاصل شدہ دولت کو ناجائز کاموں میں

اڑانے یا اپنے ہی عیش و عشرت پر اسے صرف کرتا چلا جائے۔

ارشاد الہی ہے: "وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ" (الاعراف: ۳۱)

”خرچ میں حد سے نہ گزرو اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔“

اگر ہم موجودہ دور میں عالمی سطح پر غربت و افلاس کا جائزہ لیں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ دنیا میں کتنے ایسے افراد ہیں جو خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ہماری حکومتیں جو انسانیت کی خیر خواہی کا دعویٰ کرتے نہیں جھکتی یہ متذکرہ بالا وعیدوں سے بچ پائیں گی؟

المیہ یہ ہے کہ ہماری حکومتوں کے پاس ذخیرہ اندوزی کا کافی تعداد میں ہے اس کے باوجود ان افراد اور کنبوں کی کوئی پروا نہیں جن کے پاس نہ کھانے کے اسباب موجود ہیں اور نہ رہنے سہنے کے لیے اسباب کی فراہمی ہے۔ جبکہ ٹیوں مال سٹر کر کوڑے دان میں ڈال دیا جاتا ہے۔ ادھر مہنگائی نے عام آدمی کی کمزور رکھی ہے۔ جس کی بنا پر عام آدمی کو دو وقت کی روٹی لالے پڑے ہیں۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی نظام معیشت سے وابستہ تعلیمات کو آئین و قوانین میں شامل کیا جائے تاکہ مہنگائی اور غربت و افلاس کا خاتمہ ہو سکے۔

مراجع

- ۱- الحنفی، الشیخ علاء الدین علی البہدی۔ کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال ج ۲ ص ۱۹۶،
- ۲- الاصہبائی، ابو نعیم، حلیۃ الاولیاء، دار الکتاب العربی بیروت لبنان ۱۹۴۷ء
- ۳- ابن عابدین، محمد امین رد المحتار علی الدر المختار ص: ۳۲
- ۴- ابن تیمیہ، احمد بن عبد الحلیم شیخ الاسلام: المحیۃ فی الاسلام ص: ۱۴۰-۱۴۱
- ۵- ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید، السنن ج ۲ ص ۲۸ الطبعة الاولى المطبعة التاريخ بمصر ۱۳۳۶ھ
- ۶- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ج ۲ ص: ۵۵ مطبعة معظنی البابی مصر ۱۳۵۵ھ
- ۷- انبیہا پوری، مسلم بن الحجاج الامام، الصحیح المسلم ج ۲ ص ۲۷، صح المطالع دہلی ۱۳۷۶ھ
- ۸- الترمذی۔ محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی ج ۱ ص: ۱۶۵
- ۹- انبیہا پوری، مسلم بن الحجاج الامام، الصحیح ج ۲ ص ۱۲۷، صح المطالع دہلی ۱۳۷۶ھ
- ۱۰- الترمذی، محمد بن عیسیٰ، سنن ترمذی، ج ۱ ص ۱۶۵
- ۱۱- البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح ج ۱ ص ۳۰۲